مرزا غالب (بحیثیت نثر نگار)

(حالاتِ زندگی)

مرزا غالب ۱۷۹۶ء میں آگرہ میں پیدا ہوئے۔ اصل نام اسد اللہ خان، شروع میں تخلص اسدؔ بعد میں غالبؔ رکھا۔ اِن کے والد مرزا عبداللہ بیگ پہلے اودھ کے نواب آصف الدولہ اور نواب نظام علی خان کے درباروں سے منسلک رہے اس کے بعد وہ راجہ بختاور سنگھ کی فوجی ملازمت سے وابستہ ہو گئے۔

اِن کا شمار اُردو کے صفِ اوّل کے شعراء میں ہوتا ہے۔ شاعری کے ساتھ ساتھ اُردو نثر میں بھی انھیں بلند مقام حاصل ہے۔ اُردو نثر کا کل سرمایہ، نجی خطوط پر مشتمل ہے جو انھوں نے دوستوں اور شاگردوں کے نام تحریر کیے۔ مرزا غالب نے قدیم نثر کو ترک کر کے جدید نثر کی بنیاد ڈالی اور اُسے اپنے ہاتھوں سے پروان بھی چڑھایا۔ مرزا غالب سے پہلے خطوط میں بڑے بڑے القاب و آداب لکھے جاتے تھے اور خط کی عبارت کو لفظوں کی آرائش و زیبائش سے مرصع کیا جاتا تھا۔ مگر انھوں نے اس روایت سے ہٹ کر سہل نگاری کی بنیاد ڈالی۔ غالب نے سب سے پہلے خطوط نویسی میں مکالمہ نگاری کا آغاز کیا۔ اکثر خطوط اِس انداز سے لکھے، جیسے دو اشخاص روبرو بیٹھے باتیں کر رہے ہوں۔

اِن کے خطوط کی زبان سادہ، رواں، روزمرہ اور محاورے کے مطابق ہے۔ ان کی سب سے بڑی خوبی شوخیِ تحریر ہے جو مکتوب الیہ کے رُتبے اور مذاق کے مطابق ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ زبان کی ظرافت کے بے مثال نمونے غالب کے خطوط میں دستیاب ہوئے ہیں۔ ان کے خطوط طنز و ظرافت کا مرقع ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ جس طرح ان کی ظرافت بے مثال ہے۔ طنز کی ضرب بھی کاری ہے۔

ان کے خطوط کے مطالعے سے ہمیں نہ صرف ان کے ذاتی حالات معلوم ہوتے ہیں بلکہ اُس دور کے سیاسی، معاشرتی، اخلاقی، علمی و تمدنی زندگی، جنگِ آزادی کی تفصیلات اور انگریزوں کے ظلم و ستم کے بارے میں بھی بیش بہا معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ غالبؔ نے خطوط نویسی کو باقاعدہ ایک فن بنا دیا۔ ان کا انتقال ۱۵ فروری ۱۸۶۹ء کو دہلی میں ہوا۔

خطوطِ غالب

(مرزا غالب)

مقاصد تدریس

- اُردو ادب میں مکتوب نگاری کی روایت بتانا۔
- اُردو ادب کے ابتدائی نثری فن پاروں میں مکاتیب غالب کی اہمیت بتانا۔
- غالب کے اُسلوب نثر سے متعارف کرانا۔
- طلبہ کو اس قابل بنانا کہ وہ مکتوبات کے ذریعے اپنا مافی الضمیر بتانے کے قابل ہوسکیں۔

الفاظ و تراکیب

تلف	مدار	ننگ آفرینش	وسوسہ	تردُد
آزردہ	آئینِ مناسب	رفع	ناز	دیباچہ

مکتوب نمبر ۱
قاضی عبدالجمیل جنون کے نام

قبلہ!

آپ کا خط پہنچنے میں تردد کیوں ہوتا ہے؟ ہر روز دو چار خط اطراف و جوانب سے آتے ہیں۔ گاہے گاہے انگریزی میں بھی اور ڈاک کے ہرکارے میرا گھر جانتے ہیں۔ پوسٹ ماسٹر میرا آشنا ہے۔ مجھ کو جو دوست خط بھیجتا ہے، وہ صرف شہر کا نام اور میرا نام لکھتا ہے، محلّہ بھی ضروری نہیں۔ آپ ہی انصاف کریں کہ آپ لال کنواں لکھتے رہے اور مجھ کو بلی ماروں میں خط پہنچتا رہا۔

یہ اب کے آپ نے حکیم کالے کا نام کیسا لکھا ہے؟ اُس غریب کو تو شہر میں کوئی جانتا بھی نہیں۔ خلاصہ یہ کہ خط آپ کا کوئی تلف نہیں ہوا۔ جو آپ نے بھیجا وہ مجھ کو پہنچا۔ جواب لکھنے میں جو میری طرف سے قصور ہوتا ہے، اس کے دو سبب ہیں۔ ایک تو یہ کہ حضرت مہینہ بھر میں نو پتے لکھتے ہیں۔ میں کہاں تک یاد رکھا کروں؟ ایک مکان ہو تو لکھ رکھوں۔ دوسرا سبب یہ ہے کہ شوقیہ خطوط کا جواب کہاں تک لکھوں اور کیا لکھوں؟ میں نے آئین نامہ نگاری چھوڑ کر مطلب نویسی پر مدار رکھا ہے۔ جب مطلب ضروری التحریر نہ ہو تو کیا لکھوں؟

اب آپ کے خط میں تین مطلب جواب لکھنے کے قابل تھے۔ ایک وہ رباعی جو آپ نے اس ننگ آفرینش کی مدح میں لکھی ہے۔ اُس کا جواب بندگی ہے اور کورنش اور آداب۔ دوسرا مدعا خط کے نہ پہنچنے کا وسوسہ، سو اس کا جواب لکھ

چکا۔ تیسرا امر جناب مولوی اللہ یار خاں صاحب کا میرے ہاں آنا اور میرا اُس وقت مکان میں موجود نہ ہونا۔ واللہ مجھ کو بڑا رنج ہُوا۔ اگر آپ سے ملیں تو میرا سلام کہیے گا اور میرا ملال اُن سے بیان کیجئے گا۔ صبح کو میں ہر روز قلعے کو جاتا ہوں۔ ظاہر ہے مولوی صاحب اول روز آئے ہوں گے۔ جب سوار ہو جاتا ہوں، تب بھی دو چار آدمی مکان پر ہوتے ہیں۔ مولوی صاحب بیٹھے، حُقہ پیتے۔ اگر قلعے جاتا ہوں تو پہر دن چڑھے آتا ہوں۔ زیادہ اس سے کیا لکھوں؟

نگاشتہ نہم ربیع الاول ۱۲۷۲ھ مطابق ۲۰ نومبر ۱۸۵۵ء

از اسد

مکتوب نمبر ۲
منشی نبی بخش کے نام

لو صاحب اور تماشہ سنو، آپ مجھ کو سمجھاتے ہیں کہ تفتہ کو آزردہ نہ کرو۔ میں تو ان کے خط کے نہ آنے سے ڈرا تھا کہ کہیں مجھ سے آزردہ نہ ہوں، بارے جب تم کو لکھا اور تم نے بہ آئین مناسب ان کو اطلاع دی، تو انھوں نے مجھ کو خط لکھا۔ چنانچہ پرسوں میں نے اسی خط کا جواب بھیج دیا۔ تمہاری عنایت سے وہ جو ایک اندیشہ تھا، رفع ہو گیا۔ خاطر میری جمع ہو گئی۔ اب کونسا قصہ باقی رہا کہ جس کے واسطے آپ ان کی سفارش کرتے ہیں۔ واللہ تفتہ کو میں اپنے فرزندوں کی جگہ سمجھتا ہوں اور مجھ کو ناز ہے کہ خدا نے مجھ کو ایسا فرزند عطا کیا ہے۔ رہا دیباچہ، تم کو میری خبر ہی نہیں۔ میں اپنی جان سے مرتا ہوں۔

؎ گیا ہو جب اپنا ہی جیوڑا نکل — کہاں کی رباعی کہاں کی غزل

یقین ہے کہ وہ اور آپ میرا عذر قبول کریں، اور مجھ کو معاف رکھیں۔ اللہ نے مجھ پر روزہ نماز معاف کر دیا ہے۔ کیا تم اور تفتہ ایک دیباچہ معاف نہ کرو گے۔

غالب

(خطوطِ غالب مرتبہ غلام رسول مہر)

مشق

۱) مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

الف) غالب کو خطوط کیوں آسانی سے پہنچ جاتے تھے؟

ب) غالب نے جنون کے نام خط میں کن تین مطالب کا ذکر کیا ہے؟

ج) قاضی عبدالجمیل جنون کس پتا پر خط لکھتا تھا اور غالب کہاں وصول کرتا تھا؟

ر) غالب کو تفتہ پر کس بات کا ناز تھا؟

ڑ) ''میں اپنی جان سے مرتا ہوں'' پہلے خط کے اِس جملے سے غالب کی کیا مراد ہے؟

۲) متن کے مطابق درست جواب کی نشاندہی کریں۔

الف) قاضی عبدالجمیل جنوں کے نام خط لکھا تھا۔

(i) ۱۸۵۵ء (ii) ۱۸۵۰ء

(iii) ۱۸۳۱ء (iv) ۱۸۵۷ء

ب) آپ لال کنواں لکھتے رہے اور خط مجھے ملتا رہا۔

(i) لال قلعہ میں (ii) بلی ماروں میں

(iii) کوچہ حکیم کالے میں (iv) کوچہ کریم خان میں

ج) اُس غریب کو تو شہر میں کوئی جانتا بھی نہیں۔

(i) مرزا تفتہ (ii) علاؤالدین علائی

(iii) حکیم کالے (iv) مولوی اللہ یار خان

د) میں تو اُن کے خط نہ آنے سے ڈرا تھا۔

(i) علاؤالدین علائی کے (ii) تفتہ کے

(iii) مولوی اللہ یار کے (iv) منشی نبی بخش کے

ہ) پہلے خط میں غالب کی ''انگریزی'' سے مراد ہے۔

(i) انگریزی زبان (ii) انگریز قوم

(iii) ڈاک والے (iv) انگریز حکومت

۳) ''خطوط غالب'' کی روشنی میں درست کی نشاندہی علامت (✓) سے اور غلط کی علامت (✗) سے کریں۔

الف) عبدالجمیل جنوں کے نام خط کے مطابق غالب کو مولوی اللہ یار خان سے ملاقات نہ ہونے کا رنج ہوا تھا۔

ب) حکیم کالے خان کو تو شہر میں کوئی جانتا بھی نہیں۔

ج) پوسٹ ماسٹر میرا آشنا نہیں۔

د) میں نے آئین نامہ نگاری چھوڑ کر مطلب نویسی پر مدار رکھا۔

ہ)	تمہاری عنایت سے وہ جو ایک اندیشہ تھا۔ رفع ہو گیا۔

و)	واللہ! تفتہ کو میں اپنے بھائی کی جگہ سمجھتا ہوں۔

۴)	- ذیل جملوں کی مختصر وضاحت کریں۔

الف)	مجھے ناز ہے، کہ اللہ نے مجھے ایسا فرزند عطا کیا ہے۔

ب)	ایک تو یہ کہ حضرت مہینہ بھر میں نو پتے لکھتے ہیں۔

ج)	میرا مکاں میں موجود نہ ہونا۔ واللہ مجھ کو بڑا رنج ہوا۔

د)	تب بھی دو چار آدمی مکان پر ہوتے ہیں۔

ہ)	یقین ہے کہ وہ اور آپ میرا عذر قبول کریں گے۔

خطوط نویسی

خط کے لغوی معنی نوشتہ، تحریر، نامہ یا چٹھی کے ہیں۔ خط کو مکتوب بھی کہتے ہیں۔ خط لکھنے والے کو ''کاتب'' اور جس کو خط لکھا جائے ''مکتوب الیہ'' کہتے ہیں۔ خط نویسی ہماری زندگی کی اہم ضرورت ہے۔ ہم اپنے عزیزوں، دوستوں اور رشتہ داروں سے کوسوں دور بیٹھے خط کے ذریعے باتیں کر لیتے ہیں۔ جب ہم خط لکھ یا پڑھ رہے ہوتے ہیں تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ ہم جیسے کسی سے باتیں کر رہے ہوں۔ خط کے ذریعے آدھی ملاقات ہو جاتی ہے۔

یہ سراسر شخصی تحریر ہے۔ جس سے لکھنے والے کی شخصیت، مزاج، علم اور کردار و گفتار کا پتا چل جاتا ہے۔ اس لیے خط لکھتے وقت بہت زیادہ محتاط رہنا چاہیے۔ مبادا کوئی ایسی بات آپ کے قلم سے نکل جائے۔ جس سے آپ کی شخصیت بھی متاثر ہو اور پڑھنے والے بھی منفی اثرات قبول کریں۔

خط تین قسم کے ہوتے ہیں:

نجی خطوط، دفتری یا سرکاری خطوط اور کاروباری خطوط۔

سرگرمیاں

۱)	اساتذہ کرام طلبہ سے کسی ادبی علمی تحریر کا فنی وفکری لحاظ سے تجزیہ کروائیں۔

۲)	اساتذہ کرام طلبہ سے روزمرہ زندگی کے مسائل کے حوالے سے غیر رسمی خطوط لکھوائیں نیز داخلہ فارم/ شناختی کارڈ فارم پُر کروائیں۔

اشاراتِ سبق

۱)	اساتذہ کرام سبق پڑھانے سے پہلے مرزا غالب کی شخصیت پر مختصراً روشنی ڈالیں۔

۲)	خطوطِ غالب میں جس طرح کی منظر کشی کی گئی ہے۔ اس کی وضاحت کریں۔

۳)	اساتذہ کرام طلبہ کو غالب کے چند اور خطوط پڑھنے کی تاکید کریں۔